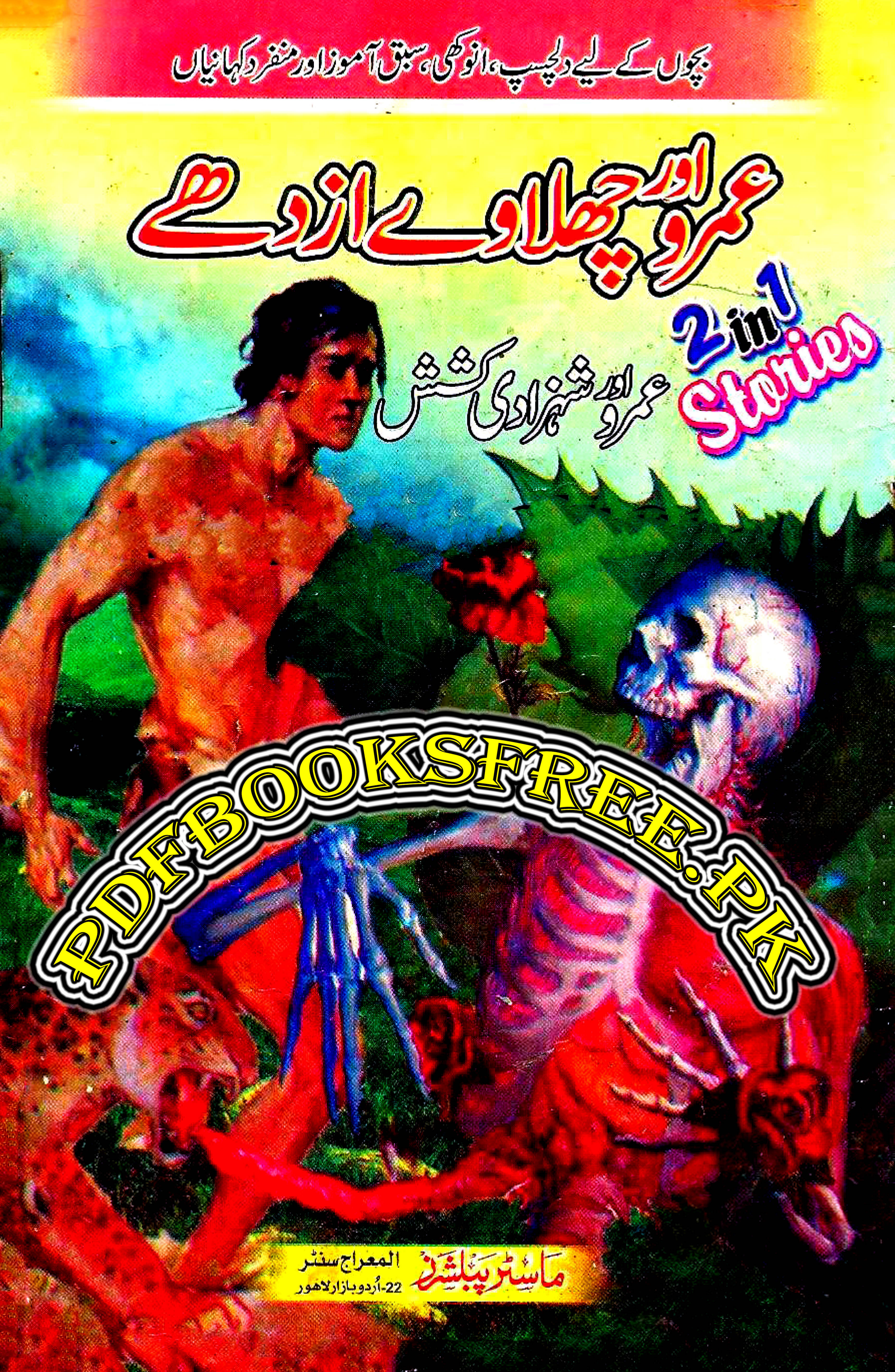
بچوں کے لیے دلچسپ، انوکھی، سبق آموز اور منفرد کہانیاں
عمرو اور چھلاوے ازدھے
2 in 1 Stories
عمرو اور شہزادی کشش
PDFBOOKSFREE.PK
ماسٹر پبلشرز
المعراج سنٹر
22-اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

پاکستان ورچوئل لائبریری پر موجود تمام کتابیں
قارئین کے مطالعے اور دعوتی واصلاحی مقاصد کے
لئے اپلوڈ کی جاتی ہیں۔

تنبیہ

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر
استعمال کرنے کی سخت ممانعت ہے، اور ان کتب کو
تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی
، قانونی و شرعی جرم ہے۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

بچوں کے لیے دلچسپ، انوکھی، سبق آموز اور منفرد کہانیاں

عمرو اور چھلاوے اژدھے

دوسری کہانی

عمرو اور شہزادی کشش

انتخاب

احمد نوید

قیمت: 10 روپے

ماسٹر پبلشرز
المعراج سنٹر
22-اُردو بازار لاہور
فون: 042-3،116363 موبائل: 0333-4224994
0331-4882727

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اسٹاکسٹ

یونس بک ڈپو۔اردو بازار لاہور
فہیم بک ڈپو۔اردو بازار لاہور
مکتبہ قابل۔اردو بازار لاہور
چاچا صدیق بک ڈپو۔اردو بازار لاہور
ویلڈن پبلشرز۔اردو بازار لاہور
عوامی کتاب گھر۔اردو بازار لاہور
فاضل مقبل۔اردو بازار لاہور
مہدی کتاب گھر۔اردو بازار لاہور
خزینہ علم و ادب۔اردو بازار لاہور
ایف رمضان پوسٹر بوہڑ گیٹ ملتان
قریشی برادرز بک ڈپو غلہ منڈی۔ملتان
چوہان بک سنٹر علی چوک۔ملتان
جناح بک سنٹر گلگشت۔ملتان
پراچہ بک ڈپو۔حجرہ شاہ مقیم
پھراواں دی ہٹی۔ساہیوال
رشید نیوز ایجنسی۔کراچی
فقیر بک ایجنسی۔پشاور
عثمان بک ایجنسی۔پشاور
کتب خانہ شیر ربانی۔وہاڑی
آصف بک سنٹر۔بہاول نگر
ناصر بک سنٹر۔ہارون آباد

نیو جاوید بک ڈپو اردو بازار۔ساہیوال
البدر بک ڈپو۔بہاولپور
نیو حافظ بک ڈپو بلاک نمبر1۔سرگودھا
اتحاد نیوز ایجنسی۔راولپنڈی
عثمانیہ کتب خانہ کچہری روڈ۔چیچہ وطنی
طاہر حفیظ بک سنٹر۔خانیوال
کتب خانہ مقبول عام۔فیصل آباد
نیو کتب خانہ مقبول عام۔فیصل آباد
الحسن بک ڈپو۔فیصل آباد
عرفان کتاب گھر۔فورٹ عباس
وحید بک ڈپو۔ڈونگہ بونگہ
قاری طیب عثمانیہ بک ڈپو۔منچن آباد
طاہر عثمانیہ بک ڈپو۔منچن آباد
نیو کتاب محل۔خان پور
الہلال بک ڈپو۔میاں چنوں
افتخار بک ڈپو۔رحیم یار خان
منیر بک ڈپو۔بورے والا
حافظ بک ڈپو۔عارف والا
غزالی بک سنٹر۔گوجرہ
اشرف بک ڈپو۔اوکاڑہ
حافظ بک ڈپو۔چشتیاں

نیو وحید کاپی ہاؤس ہارون آباد
فون 063-2253000

مکتبہ المدد المعراج سنٹر 22-اردو بازار لاہور
فون 042-37668299

ماسٹر پبلشرز
المعراج سنٹر 22-اردو بازار لاہور
فون: 042-37116363
موبائل: 0333-4224994
0331-4882727

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمرواور شہزادی کشش

شہزادی کشش کی عمرو بائیس سال کے قریب تھی۔ وہ خوبصورت اور ذہین لڑکی تھی۔ اسے شکار کھیلنے کا بہت شوق تھا اور وہ کئی بار اپنے باپ بادشاہ شاہ زیب کے ساتھ مختلف جنگلوں میں سیر کے لئے جا چکی تھی۔ اس نے باقاعدہ نیزہ بازی اور تلوار چلانا بھی سیکھا ہوا تھا۔ کچھ دن پہلے اس نے اپنے باپ بادشاہ شاہ زیب سے کہا کہ وہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ جنگل کی سیر کے لئے جانا چاہتی ہے لیکن بادشاہ نے اسے اکیلے جانے کی اجازت نہ دی تھی مگر شہزادی کشش ضد کی پکی تھی۔ مجبوراً بادشاہ کو اسے اجازت دینا پڑی تھی۔ بادشاہ نے اس کی حفاظت کے لئے فوج کے سپاہی بھی ساتھ لے جانے کا کہا تھا لیکن شہزادی کشش نے منع کر دیا تھا۔ شہزادی کشش اپنی سہیلیوں کے ساتھ جنگل میں گھوڑوں پر سوار سیر کرتی پھر رہی تھی کہ اچانک اسے جنگل میں ایک خوبصورت ہرن دکھائی دیا۔ شہزادی کشش کو وہ ہرن بہت پسند آیا تھا۔ اس کے دل میں شوق پیدا ہوا کہ وہ ہرن کو پکڑ کر اپنے ساتھ محل میں لے جائے۔ اس لئے اس نے اپنی سہیلیوں کو اس جگہ رکنے کا حکم دیا اور اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ گھوڑا اس ہرن کے پیچھے دوڑنے لگا۔ ہرن کافی پھرتیلا تھا جس کی وجہ سے وہ اس کے ہاتھ نہ آ رہا تھا۔ کافی دیر تک جنگل میں گھوڑا دوڑانے کے بعد جب شہزادی کشش نے دیکھا کہ وہ ہرن اس کے ہاتھ آنے والا نہیں ہے تو اس نے سوچا کہ کیوں نہ وہ اس کا شکار ہی کر دے۔ اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لئے وہ محل سے آتے ہوئے شکار کا سامان بھی اپنے ساتھ لائی تھی اس لئے اس نے اپنی کمر پر اڑسا ہوا ایک تیر اور کمان اتاری اور اس ہرن کا نشانہ لے کر تیر چلا دیا۔ تیر سیدھا اس ہرن کے پیٹ میں لگا اور وہ وہیں گر کر بری طرح تڑپنے لگا۔ شہزادی کشش اس کی طرف بڑھی۔ اس سے پہلے کہ وہ ہرن تک پہنچتی، ہرن ہلاک ہو چکا تھا۔ اچانک اسی وقت چاروں طرف چیخنے چلانے کی آوازیں آنے لگیں۔ ایسا محسوس ہونے لگا کہ جیسے کوئی رو رہا ہو۔ شہزادی حیران ہو گئی اور حیرت بھری نظروں سے ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ اس نے گھوڑے کو واپس موڑا اور واپس اپنی سہیلیوں کی طرف جانے لگی ہی تھی کہ اسی وقت چاروں طرف گہرا سیاہ دھواں پھیل گیا۔ شہزادی کی سمجھ میں کچھ نہیں رہا تھا کہ وہ دھواں کیسا تھا۔ گہرے سیاہ دھوئیں میں اس کا دماغ چکرا گیا تھا پھر اگلے ہی لمحے وہ لہرا کر گھوڑے پر سے گری اور بے ہوش ہو گئی۔

جب اسے ہوش آیا تو اس نے خود کو زمین پر لیٹے ہوئے پایا۔ وہ اچھل کر اٹھ بیٹھی اور ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ اگلے ہی لمحے جب اس نے اپنے سامنے تخت پر بیٹھی ایک انتہائی خوفناک اور بدصورت جادوگرنی کو دیکھا تو اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ بدصورت جادوگرنی اسے ہی گھور رہی تھی۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ شہزادی کشش اسے دیکھ کر گھبرا گئی اور کھڑی ہو گئی۔

"کک۔ کون ہو تم اور مجھے یہاں کس لئے لے کر آئی ہو اور کون لایا ہے"۔ شہزادی کشش نے اس بدصورت جادوگرنی سے پوچھا۔

"تمہیں مین لائی ہوں"۔ بدصورت جادوگرنی نے خوفناک انداز میں کہا۔

"کک۔ کیوں"۔ شہزادی کشش نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''تم نے میرے بچے کو مار دیا ہے۔ اب میں تمہیں اس کی سزا دوں گی''۔ بدصورت جادوگرنی چلاتے ہوئے کہا۔

''میں نے تمہارے بچے کو کب مارا ہے''۔ شہزادی کشش نے پوچھا۔

''جس ہرن کا تم نے شکار کیا تھا وہ ہرن میرا بچہ تھا۔ میرے بچے کو ہرن بننے کا بہت شوق تھا اور میں نے جادو سے اسے ہرن بنا دیا تھا۔ وہ میرے ساتھ کھیل رہا تھا اور کھیلتے کھیلتے جنگل کی جانب نکل گیا جہاں تم نے میرے بچے کو تیر سے مار دیا۔ میرا صرف ایک ہی بچہ تھا''۔ بدصورت جادوگرنی نے اس بار روتے ہوئے کہا۔

''دیکھو۔ مجھے نہیں علم تھا کہ وہ ہرن کے روپ میں تمہارا بچہ تھا۔ میں تو اسے ہرن سمجھ رہی تھی''۔ شہزادی کشش نے کہا۔

''میں تمہیں اس کی خطرناک سزا دوں گی۔ ایسی سزا کہ تم تڑپ تڑپ کر مرو گی''۔ بدصورت جادوگرنی نے چلاتے ہوئے کہا۔ اگلے ہی لمحے اس نے آنکھیں بند کر لیں اور کوئی منتر پڑھنے لگی۔ شہزادی کشش کیونکہ ایک بہادر لڑکی تھی اس لئے اس نے آگے بڑھ کر بدصورت جادوگرنی کو ایک زوردار دھکا دے دیا۔ اچانک دھکا لگنے سے بدصورت جادوگرنی کا منتر ادھورا رہ گیا اور وہ الٹ کر تخت کے پیچھے جا گری۔ شہزادی کشش نے تلوار نکال لی اور آگے بڑھ کر بدصورت جادوگرنی پر حملہ کرنا ہی چاہتی تھی کہ اسی وقت بدصورت جادوگرنی نے اس کی جانب ہاتھ جھٹکا تو شہزادی کشش لہرا کر گری اور بے ہوش ہو گئی۔ بدصورت جادوگرنی نے ہاتھ سے تالی بجائی تو اسی وقت دو جادوگر اندر داخل ہوئے۔

''کیا حکم ہے بدصورت جادوگرنی''۔ ایک جادوگر نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اس شہزادی کو اٹھا کر تہہ خانے میں ایک ستون سے باندھ دو"۔ بدصورت جادوگرنی نے حکم دیتے ہوئے کہا۔ دونوں جادوگروں نے شہزادی کشش کو اٹھایا اور وہاں سے لے گئے۔

ملک ایران کے شہر دمشق کی مٹھائی عمرو عیار کو بہت پسند تھی۔ عمرو عیار جب بھی دمشق آتا تھا اس کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ اپنے گھر والوں کے لئے مٹھائی ضرور لے جائے۔ اس وقت بھی وہ دمشق میں مٹھائی کی دکان کی طرف جا رہا ہے۔ عمرو عیار دمشق میں اپنے ملک پرانے دوست کے بیٹے کی شادی میں شرکت کے بعد اب واپس شہر مصر جا رہا تھا۔ اس نے سوچا تھا کہ مٹھائی خرید کر وہ مصر روانہ ہو جائے گا۔ ایک مٹھائی کی دکان پر عمرو مٹھائی خریدنے میں لگا ہوا تھا کہ اس نے دیکھا کہ اسی وقت ایک شاہی سواری وہاں آ کر رکی اور ایک شاہی لباس میں ملبوس درباری نیچے اترا۔

"بادشاہ سلامت نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص ان کی گمشدہ بیٹی شہزادی کشش کو ڈھونڈے گا بادشاہ سلامت اسے منہ مانگا انعام دیں گے"۔ درباری اعلان کرنے لگا۔ عمرو بے اختیار حیران ہو گیا۔ انعام کا سن کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ اس کی لالچی طبیعت جاگ اٹھی تھی۔ درباری اعلان کرنے کے بعد دوبارہ شاہی سواری پر سوار ہوا اور آگے چلا گیا۔ عمرو نے مٹھائی خرید کر زنبیل میں ڈالی اور بادشاہ کے محل کی طرف چلا گیا۔

"عمرو نے دمشق کے بادشاہ کے بارے میں سنا ہوا تھا۔ اس کا نام شاہ زیب تھا اور اس کے متعلق مشہور تھا کہ وہ بہت رحمدل اور نیک بادشاہ ہے۔ وہ اپنی رعایا کا بہت خیال رکھتا تھا۔ جس کی وجہ سے رعایا بھی اس سے بہت خوش تھی۔ عمرو کی بادشاہ شاہ زیب سے باقاعدہ ملاقات نہیں ہوئی تھی لیکن اس کی رحمدلی کے قصے وہ سنتا رہتا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

تھا۔عمرو کو دمشق میں آئے ہوئے تین دن ہو گئے تھے مگر اسے کسی نے نہیں بتایا تھا کہ بادشاہ شاہ زیب کی بیٹی شہزادی کشش گم ہو چکی ہے۔ شاہی محل کے دروازے پر دو دربان کھڑے تھے۔عمرو ان کے قریب پہنچ کر رک گیا۔

''سنو۔ میں بادشاہ سلامت سے ملنا چاہتا ہوں''۔عمرو نے ان دربانوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تمہارا نام کیا ہے اور تم کس کام کے لئے ان سے ملنا چاہتے ہو''۔ایک دربان نے پوچھا۔

''میرا نام عمرو ہے اور میں شہزادی کشش کی تلاش کے سلسلے میں ان سے ملنا چاہتا ہوں''۔عمرو نے جواب میں کہا۔ دونوں دربان غور سے عمرو کو سر سے پاؤں تک دیکھنے لگے۔ پھر ایک دربان اندر چلا گیا۔اس کی واپسی دو منٹ کے بعد ہوئی۔

''آؤ۔ بادشاہ سلامت تمہارا انتظار کر رہے ہیں''۔اس نے عمرو سے کہا۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ اس دربان کے ساتھ محل کے اندر داخل ہو گیا۔ اس وقت دربار لگا ہوا تھا۔بادشاہ دربار میں ایک بڑی سی شاہی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے وزیر مشیر دائیں اور بائیں رکھی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔عمرو نے دربار میں داخل ہو کر شاہی انداز میں سلام کیا پھر بادشاہ شاہ زیب کے اشارے پر ان کی کرسی کے قریب مہمان کے لئے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔عمرو نے بادشاہ شاہ زیب کی طرف دیکھا۔بادشاہ شاہ زیب کی آنکھیں سرخ اور سوجی ہوئی تھیں۔ایسا لگتا تھا جیسے بادشاہ کافی راتوں سے سوئے ہی نہ ہوں۔ان کے چہرے پر اداسی چھائی ہوئی تھی۔

''تم کون ہو اور شہزادی کشش کی تلاش میں کیا مدد کر سکتے ہو''۔بادشاہ شاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زیب نے عمرو کو مخاطب کیا۔

"بادشاہ سلامت۔ میں مصر کا رہنے والا ہوں۔ میں تھوڑی دیر پہلے ایک مٹھائی والے کی دکان پر تھا کہ آپ کے درباری کا اعلان سن کر آپ کے پاس آگیا ہوں۔ میں شہزادی کشش کو تلاش کر سکتا ہوں"۔ عمرو نے جواب میں کہا۔

"کیا واقعی تم شہزادی کو تلاش کر سکتے ہو"۔ بادشاہ شاہ زیب نے تیزی سے کہا۔

"جی ہاں بادشاہ سلامت"۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم شہزادی کشش کو تلاش کر کے لے آئے تو میں تمہیں منہ مانگا اتنا انعام دوں گا جس کا تم خیال بھی نہیں کر سکتے"۔ بادشاہ شاہ زیب نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے ساری بات تفصیل سے بتائیں کہ شہزادی کشش کیسے گم ہوگئی ہیں" عمرو نے کہا۔

"شہزادی کشش آج سے چھ دن پہلے اپنی سہیلیوں کے ہمراہ جنگل میں سیر کے لئے گئی تھی۔ شام کو اس کی سہیلیوں نے آ کر بتایا کہ شہزادی کہیں گم ہوگئی ہے"۔ بادشاہ شاہ زیب نے کہا۔

"کیا شہزادی کی حفاظت کے لئے آپ نے سپاہی ساتھ نہیں بھیجے تھے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"یہی تو ہم سے بھول ہوئی ہے شہزادی کے ساتھ فوج کے سپاہی نہ بھیج کر۔ دراصل شہزادی بہت ضدی ہے۔ اس نے ضد کی تھی کہ وہ صرف اپنی سہیلیوں کے ساتھ اکیلی ہی سیر کے لئے جائے گی۔ میں خود اس کی تلاش میں جنگل گیا تھا۔ ملک کے متعدد نوجوانوں نے اسے تلاش کرنے کی بڑی کوشش کی ہے مگر اس کا کہیں سے بھی پتا نہیں چل سکا"۔ بادشاہ شاہ زیب نے اداس لہجے میں بتایا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''آپ مایوس مت ہوں بادشاہ سلامت۔ اللہ نے چاہا تو میں بہت جلدی شہزادی کشش کو تلاش کر کے لے آؤں گا۔ اچھا اب مجھے اجازت دیں تا کہ میں شہزادی کشش کو تلاش کرنے کے لئے جاؤں''۔ عمرو نے کہا۔

''اگر تمہیں گھوڑے کی ضرورت ہو تو تم شاہی اصطبل سے گھوڑا لے سکتے ہو۔ عمرو کو ایک گھوڑا دیا جائے''۔ بادشاہ شاہ زیب نے عمرو کا جواب سنے بغیر دربان کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

''بہت بہت شکریہ بادشاہ سلامت''۔ عمرو نے کہا اور پھر ایک دربان کے ساتھ شاہی اصطبل میں آیا۔ اس نے ایک گھوڑا منتخب کیا اور پھر گھوڑے کو لئے بادشاہ کے محل سے باہر نکل آیا۔ وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور جنگل کی طرف بڑھ گیا جس طرف شہزادی کشش شکار کھیلنے گئی تھی۔ گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے ہی عمرو نے زنبیل سے سلیمانی تختی نکال لی اور اس سے شہزادی کشش کے بارے میں پوچھنے لگا۔

عمرو نے سلیمانی تختی سے شہزادی کشش کے بارے میں معلوم کر لیا تھا کہ وہ کہاں اور کس حال میں تھی۔ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ بدصورت جادوگرنی نے شہزادی کشش کو قید کر رکھا تھا۔ عمرو کو ڈر تھا کہ وہ کہیں شہزادی کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ اس لئے عمرو گھوڑا سرپٹ دوڑائے چلا جا رہا تھا۔ وہ بدصورت جادوگرنی کے محل کی طرف جا رہا تھا۔ بدصورت جادوگرنی کا محل اسی جنگل میں تھا جہاں شہزادی کشش نے ہرن کا شکار کیا تھا۔ بدصورت جادوگرنی اپنے محل میں اکیلی رہتی تھی۔ عمرو کے دماغ میں آیا کہ اس نے بدصورت جادوگرنی کا نام سنا ہوا ہے۔ بدصورت جادوگرنی پہلے طلسم ہوشربا میں رہتی تھی۔ طلسم ہوشربا کے شہنشاہ کاشاک نے اسے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چوری کے الزام میں طلسم ہوشربا سے نکال دیا تھا تب سے وہ اس جنگل میں رہنے لگی تھی۔

جنگل میں پہنچ کر عمرو بدصورت جادوگرنی کا محل تلاش کرنے لگا۔ جنگل انتہائی گھنا اور خطرناک لگ رہا تھا۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ایک جگہ گھوڑا روک کر عمرو سوچنے لگا کہ وہ بدصورت جادوگرنی کا محل کہاں تلاش کرے۔ کافی دیر سوچنے کے بعد عمرو دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور ایک طرف جانے لگا۔ تقریباً پانچ فرلانگ کا فاصلہ طے کرنے کے بعد عمرو کو ایک سفید رنگ کا محل نظر آیا۔ وہ محل کافی وسیع تھا۔ محل کو دیکھ کر عمرو سمجھ گیا کہ یہی بدصورت جادوگرنی کا محل ہو سکتا ہے۔ محل کے قریب پہنچ کر عمرو نے گھوڑا درختوں کے ایک طرف روک لیا اور نیچے اتر کر اندر جانے کا ترکیب سوچنے لگا۔ پھر کچھ سوچ کر عمرو نے زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر خود پر اوڑھ لی اور محل کی طرف بڑھنے لگا۔ محل کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ محل کے اندر سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس محل میں کوئی رہتا ہی نہ ہو۔ عمرو ایک ایک کمرے میں دیکھنے لگا۔ لیکن اسے بدصورت جادوگرنی یا شہزادی کشش کہیں بھی دکھائی نہیں دی تو عمرو پریشان ہو گیا۔

"محل تو خالی ہے۔ بدصورت جادوگرنی اور شہزادی کشش کہاں ہو سکتی ہیں"۔ عمرو بڑبڑایا۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے زنبیل سے سلیمانی تختی نکالی اور شہزادی کشش کے بارے میں پوچھا۔

"شہزادی کشش کو بدصورت جادوگرنی نے محل کے ایک تہہ خانے میں قید کر رکھا ہے اور تہہ خانے کا دروازہ بدصورت جادوگرنی کے علاوہ کوئی بھی نہیں کھول سکتا"۔ تختی پر اسی وقت الفاظ ابھر آئے۔

"بدصورت جادوگرنی کہاں ہے"۔ عمرو نے سلیمانی تختی سے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بدصورت جادوگرنی اسی تہہ خانے میں ایک جادوئی عمل کر رہی ہے جس سے وہ شہزادی کشش کو آگ کی بھینٹ چڑھا کر اپنے بچے کو زندہ کرنا چاہتی ہے۔ وہ جادوئی عمل تین دنوں کا ہے اور بدصورت جادوگرنی کو وہ جادوئی عمل کرتے ہوئے آج دوسرا دن ہے"۔ سلیمانی تختی پر ایک بار پھر الفاظ ابھر آئے۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سلیمانی تختی واپس اپنی زنبیل میں ڈال دی اور تہہ خانہ تلاش کرنے لگا۔ جب اسے ناکامی ہوئی تو عمرو کوئی ترکیب سوچنے لگا۔ پھر عمرو ایک کونے میں چلا گیا اور زنبیل سے روغن عیاری نکال کر اپنی شکل بدلنے لگا۔ اس نے خود کو ایک لڑکی بنا لیا اور لڑکیوں جیسا لباس بھی پہن لیا تھا۔ پھر اس نے سلیمانی چادر اتار کر واپس زنبیل میں ڈالی اور ایک کمرے کی طرف بڑھا۔ عمرو کمرے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اسی وقت کمرے میں سے ایک بدصورت جادوگرنی نکلی۔ اس کا چہرہ انتہائی خوفناک اور سیاہ تھا۔ وہ عمرو کو دیکھ کر ٹھٹکی اور خونخوار نظروں سے اسے گھورنے لگی۔ عمرو بھی اسے دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔ اس کا اندازہ درست نکلا تھا کہ یہ وہی بدصورت جادوگرنی تھی جسے پاشاک نے طلسم ہوشربا سے نکال دیا تھا۔ عمرو نے اپنے چہرے پر گھبراہٹ کے تاثرات پیدا کر لئے تھے۔

"ارے لڑکی۔ کون ہو تم اور میرے محل میں کیا کر رہی ہو"۔ بدصورت جادوگرنی نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"مم۔ مم میں معافی چاہتی ہوں۔ میں سمجھی تھی کہ یہ محل خالی ہے اس لئے یہاں آ گئی تھی۔ میرا نام لاڈو ہے اور میں بے گھر ہوں"۔ عمرو نے لڑکی کی آواز میں گھبراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"بے گھر ہو تو میں کیا کروں۔ چلو یہاں سے کوئی اور ٹھکانہ ڈھونڈو"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بدصورت جادوگرنی نے کہا۔

"اچھی جادوگرنی۔ میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ میں کہاں جاؤں۔ تم مجھے یہاں سے نہ نکالو۔ میں تمہاری خدمت کروں گی۔ تم مجھے اپنی نوکرانی بنالو"۔ عمرو نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔ بدصورت جادوگرنی تھوڑی دیر تو اسے گھورتی رہی۔ شاید وہ اس کے بارے میں سوچ رہ تھی۔

"ٹھیک ہے تم یہاں میری کنیز بن کر رہ سکتی ہو لیکن تمہیں میرا ہر حکم ماننا ہو گا"۔ بدصورت جادوگرنی نے تھوڑی دیر بعد کہا۔

"شکریہ اچھی جادوگرنی۔ میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔ میں تمہارا ہر حکم مانوں گی"۔ عمرو نے خوش ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دوسرے کمرے میں جاؤ۔ جب مجھے تم سے کوئی کام ہو گا تو میں تمہیں بلالوں گی"۔ بدصورت جادوگرنی نے کہا۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلایا اور دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ اندر کمرے میں آ کر وہ بستر پر بیٹھ گیا۔ عمرو خوش ہو رہا تھا کہ اس کی عیاری کامیاب ہو گئی تھی۔ اس طرح وہ بدصورت جادوگرنی پر نظر رکھ کر تہہ خانے تک پہنچ سکتا تھا۔

"سنو۔ اب تم تمام کمروں کی صفائی کرو پھر شام کو کھانا تیار کرنا"۔ بدصورت جادوگرنی نے عمرو سے کہا۔ عمرو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ کمروں کی صفائی کرنے لگا۔ عمرو بدصورت جادوگرنی کو دل ہی دل میں کوس بھی رہا تھا کہ وہ اس کے کمروں کی صفائی کروا رہی تھی۔ شام کو عمرو نے بدصورت جادوگرنی اور اپنے لئے کھانا بنایا اور بدصورت جادوگرنی کو دینے کے بعد اپنے کمرے میں آ کر کھانا کھانے لگا۔ عمرو چاہتا تو وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بدصورت جادوگرنی کے کھانے میں بے ہوشی کی دوا ملا سکتا تھا لیکن عمرو نے ایسا نہ کیا تھا کیونکہ وہ تہہ خانے تک پہنچنا چاہتا تھا جہاں وہ بدصورت جادوگرنی کے ذریعے ہی پہنچ سکتا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد عمرو نے برتن ایک طرف میز پر رکھے اور خود بستر پر لیٹ کر سوچنے لگا۔ عمرو کو یہ پریشانی بھی تھی کہ اگر بدصورت جادوگرنی کو اس کی حقیقت معلوم ہوگئی تو وہ اسے کسی صورت بھی زندہ نہیں چھوڑے گی۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اس کا مقصد جاننے کے بعد تہہ خانے میں ہی نہ جائے۔ اس کے لئے یہ بہتر ہوا کہ بدصورت جادوگرنی نے اسے محل میں رہنے کی اجازت دیتے وقت جادو کے علم سے اس کے بارے میں معلوم نہیں کیا تھا۔

ساری رات عمرو کو نیند نہیں آئی تھی۔ اس نے کئی بار چھپ کر بدصورت جادوگرنی کے کمرے میں جھانک کر اسے دیکھا۔ بدصورت جادوگرنی مسلسل سوتی رہی تھی۔ صبح ہوتے ہی عمرو بستر سے اترا اور بدصورت جادوگرنی کے کمرے کی طرف گیا۔ کمرے میں دیکھا تو بدصورت جادوگرنی اپنے کمرے میں نہ تھی۔ عمرو پریشان ہو گیا اور حیرانی سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ اسی وقت ایک طرف سے بدصورت جادوگرنی نمودار ہوئی۔ اس نے جب عمرو کو اپنے میں جھانکتے ہوئے دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ بھی چھا گیا تھا۔ اسے دیکھ کر عمرو بھی گھبرا گیا تھا۔

"لاڈو۔ تم میرے کمرے میں کیا دیکھ رہی ہو"۔ بدصورت جادوگرنی نے غصے بھرے لہجے میں عمرو سے کہا۔

"گگ۔ گگ۔ کچھ نہیں۔ میں یہ پوچھنے آئی تھی کہ تمہارے لئے ناشتہ کیا بناؤں"۔ عمرو نے گھبراتے ہوئے کہا۔ بدصورت جادوگرنی چند لمحے اسے گھورتی رہی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

''میں ابھی ناشتہ نہیں کروں گی۔ جب ناشتہ کرنا ہوگا میں خود ہی بتادوں گی''۔ اب تم یہاں سے جاؤ۔ بدصورت جادوگرنی نے کہا اور عمرو تیزی سے واپس مڑا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اسے بدصورت جادوگرنی پر بہت غصہ آرہا تھا جو بہت چالاک اور عیار جادوگرنی تھی۔ عمرو کا دل چاہا کہ وہ اس کی گردن کو مروڑ دے مگر وہ شہزادی کشش کی وجہ سے مجبور تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی وجہ سے شہزادی کشش کو کوئی نقصان ہو۔ کمرے میں آکر عمرو سوچنے لگا کہ بدصورت جادوگرنی اب یقیناً اپنے تہہ خانے میں جا رہی ہوگی۔ اس لئے اس نے ناشتہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔ عمرو نے زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر اپنے اوپر اوڑھی اور کمرے سے نکل کر بدصورت جادوگرنی کے کمرے کی طرف جانے لگا۔ کمرے کے نزدیک پہنچ کر اس نے اندر دیکھا تو بدصورت جادوگرنی اپنی آنکھیں بند کئے کوئی منتر پڑھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور سامنے والی دیوار کی طرف ہاتھ جھٹکا تو اس کے ہاتھوں کی انگلیوں سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکل کر دیوار پر پڑیں اور دیوار میں ایک دروازہ بن گیا۔ پھر وہ دروازے کی طرف گئی۔ یہ دیکھ کر عمرو بھی جھٹ سے کمرے کے اندر داخل ہوگیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ بدصورت جادوگرنی کے پیچھے اندر جاتا، بدصورت عمرو کو دکھ ہو رہا تھا کہ وہ تہہ خانے میں نہ جا سکا تھا۔ عمرو بے چینی سے بدصورت جادوگرنی کا انتظار کرنے لگا۔ ایک ایک منٹ عمرو پر بھاری گزر رہا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اسی دیوار میں دروازہ نمودار ہوا اور اسے بدصورت جادوگرنی باہر آتے ہوئی دکھائی دی۔ اس سے پہلے کہ کمرے میں آکر بدصورت جادوگرنی دروازہ بند کرتی عمر پلک جھپکنے سے پہلے ہی تہہ خانے کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اندر چلا گیا اور اسی وقت دروازہ غائب ہو گیا۔عمرو نے اندر جا کر دیکھا کہ وہ تہہ خانہ وسیع وعریض تھا۔تہہ خانے کے درمیان میں چھ بڑے بڑے اور چوڑے سرخ رنگ کے ستون بنے ہوئے تھے۔ایک ستون کیساتھ ایک خوبصورت لڑکی زنجیروں سے بندھی ہوئی تھی۔وہ بے ہوش تھی اور اس کے دونوں ہاتھ ستون کے ساتھ لگے کلپوں میں جکڑے ہوئے تھے۔اس لڑکی نے نیلے رنگ کی قمیض اور سرخ رنگ کی شلوار پہنی ہوئی تھی۔وہ شہزادی کشش تھی۔عمرو نے دیکھا کہ ان ستونوں کے درمیان آگ جل رہی تھی۔عمرو نے سلیمانی چادر اتار کر زنبیل میں ڈالی اور پھر شہزادی کشش کی طرف بڑھنے لگا۔اس نے زنجیریں کھولنا شروع کر دیں تھیں۔ابھی وہ ایک زنجیر ہی کھول رہا تھا کہ اسی وقت ستون کانپنے لگے۔عمرو نے حیرانی سے ستونوں کو دیکھا تو سارے ستونوں پر خوفناک شکل وصورت کے سر برآمدہ گئے جن کے سروں کے سینگ مڑے ہوئے تھے اور منہ کھلے ہوئے تھے جن میں سے دو دونو کیلے اور لمبے دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔اچانک وہ سارے سر اچھلتے ہوئے عمرو کی طرف بڑھنے لگے۔عمرو نے شہزادی کشش کی زنجیر چھوڑی اور بجلی کی سی تیزی سے زنبیل سے تلوار حیدری نکال کر ان خوفناک سروں کی طرف دیکھنے لگا۔پھر جیسے ہی ایک سر عمرو کے قریب آیا عمرو نے تلوار حیدری کا وار کیا لیکن وہ سر غوطہ کھا گیا تھا۔جس کی وجہ سے وہ سر عمرو کی تلوار کی زد میں آنے سے بچ گیا تھا۔اور بھی بہت سے سر انتہائی تیزی سے عمرو پر حملہ کر رہے تھے۔بالآخر ایک سر عمرو کی تلوار کی زد میں آ ہی گیا۔تلوار حیدری جیسے ہی اس سر پر پڑی وہ سر پاش پاش ہو گیا۔اسی وقت تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور بدصورت جادوگرنی اندر داخل ہوئی۔اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔شاید وہ عمرو کی حقیقت سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

واقف ہو گئی تھی اور اسے معلوم ہو گیا تھا کہ عمرو تہہ خانے میں پہنچ چکا ہے۔

''ختم کر دو عمرو کو۔ اسے کسی بھی حالت نہیں بچنا چاہیے''۔ بدصورت جادوگرنی نے چلاتے ہوئے عمرو پر حملہ آور ہوتے سروں سے کہا۔

یہ سنتے ہی سروں کے حملوں میں مزید تیزی آ گئی۔ عمرو بھی ہمت ہارنے والا نہیں تھا۔ اب پانچوں سر ایک ہی وقت پر اس پر حملہ کر رہے تھے۔ عمرو نے ایک اور سر کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے۔ اب چار سر رہ گئے تھے۔ ایکدم ایک سر عمرو کے تلوار والے ہاتھ سے ٹکرا گیا۔ دوسرے ہی لمحے عمرو کے گلے سے دلخراش چیخ نکل گئی۔ عمرو کو ایسا لگتا تھا جیسے کوئی سرخ انگارہ اس کے ہاتھ سے ٹکرایا ہو۔ اس کے ہاتھ کی جلد جل گئی تھی۔ اس کے باوجود عمرو ان سروں کا بہادری سے سامنا کر رہا تھا۔ بدصورت جادوگرنی حیران بھری نظروں سے عمرو کی طرف دیکھ رہی تھی۔ زخمی ہاتھ کی وجہ سے عمرو کو بہت تکلیف ہو رہی تھی اس لئے عمرو نے زنبیل سے تیزی سے ایک گولہ نکالا۔ پھر اس نے اپنی طرف آتے ہوئے سروں کی طرف جادوئی گولہ پھینکا۔ گولہ ان خوفناک سروں سے ٹکرایا اور تہہ خانے میں دھواں ہی دھواں ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی چاروں سر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ بدصورت جادوگرنی اپنے جادوئی سروں کا یہ انجام دیکھ کر ابھی تہہ خانے سے فرار ہونا ہی چاہتی تھی کہ عمرو نے اپنے ہاتھ میں موجود تلوار حیدری بدصورت جادوگرنی کی طرف پھینکی۔ تلوار سیدھی بدصورت جادوگرنی کی پشت پر لگی اور اس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ وہ منہ کے بل زمین پر گری اور بری طرح تڑپنے لگی۔ تڑپنے کے دوران اس کے حلق سے عجیب وغریب آوازیں نکل رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ آوازیں بھی کم ہوتی چلی گئیں۔ بدصورت جادوگرنی ہلاک ہو گئی تھی۔ اس کے ہلاک ہوتے ہی ستونوں نے گڑگڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ اپنی جگہوں سے ہلنا شروع کر دیا۔ پھر عمرو شہزادی کشش

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی طرف گیا۔ اس نے شہزادی کشش کو ستون سے آزاد کرایا اور اسے اپنے کندھے پر ڈال کر محل سے باہر آ گیا۔ اس کے باہر آتے ہی محل نے ٹوٹنا پھوٹنا شروع کر دیا۔ عمرو نے خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ شہزادی کشش کو لئے محل سے باہر نکل آیا تھا ورنہ اب تک وہ شہزادی کشش کے ساتھ اس محل کے ملبے کے تلے دب کر ہلاک ہو چکا ہوتا۔ عمرو نے شہزادی کشش کو ایک درخت کے نیچے لٹایا اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ چند لمحوں کے بعد شہزادی کشش ہوش میں آ گئی اور اٹھ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

"کک۔ کیا میں زندہ ہوں"۔ شہزادی نے عمرو کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ نہ صرف زندہ ہو بلکہ اب تم بدصورت جادوگرنی کے چنگل سے بھی آزاد ہو چکی ہو"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو"۔ شہزادی کشش نے پوچھا۔

"میرا نام عمرو ہے اور میں تمہیں آزاد کرانے کے لئے آیا ہوں"۔ عمرو نے کہا۔

"مجھے میری غلطی کی وجہ سے سزا ملی ہے۔ میں اگر اپنے باپ کی بات مان لیتی تو یوں مصیبت میں نہ پڑتی"۔ شہزادی کشش نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"بڑے سچ کہتے ہیں شہزادی۔ جو اولاد اپنے ماں باپ کا کہا نہیں مانتی وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتی ہے"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر عمرو اسے ساتھ لے کر اپنے گھوڑے کی طرف بڑھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ شہزادی کشش کو لئے بادشاہ شاہ زیب کے محل کی طرف بڑھنے لگا۔ جہاں عمرو کو منہ مانگا انعام بھی ملنے والا تھا جس کی وجہ سے عمرو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔

☆☆☆

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عمرو اور چھلاوے اژدھے

خواجہ عمرو عیار ایک درخت کے نیچے لیٹا آرام کر رہا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ عمرو کو دنیا بھر کی سیر و سیاحت کرنے کا بہت شوق تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے گھوڑے ٹانگو پر سوار ہو کر مختلف جنگلوں اور وادیوں سے ہوتا ہوا دوسرے ممالک میں پہنچ جاتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ملک ایران کی سیر کرنے کے بعد واپس مصر کی طرف لوٹ رہا تھا۔ دوپہر کے وقت ایک جنگل سے گزرتے ہوئے اس کو بھوک لگ گئی تو وہ ایک جگہ ٹھہر گیا اور اس نے ایک درخت سے سیب توڑ کر کھانے لگا اور پھر وہی آرام کرنے لگا۔ چونکہ عمرو کافی تھک چکا تھا اس لئے عمرو لیٹتے ہی سو گیا تھا۔

عمرو کو لیٹے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ عمرو نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھول دیں ور ایک ہاتھ زور سے اپنے پاؤں پر مارا۔ اس کے پاؤں پر ایک چیونٹی نے اس کے پاؤں پر کاٹ دیا تھا جس کی وجہ سے عمرو کی آنکھ کھل گئی۔ عمرو اٹھ بیٹھا اور جمائی لیتے ہوئے اپنے گھوڑے ٹانگو کی طرف دیکھنے لگا۔ جو اس کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔

"ٹانگو۔ مجھے لگتا ہے کہ ہمیں اب یہاں سے چلنا چاہیے۔ ہم نے کافی آرام کر لیا ہے"۔ عمرو نے ٹانگو گھوڑے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ٹانگو گھوڑے نے ہاں میں سر ہلا دیا جیسے کہہ رہا ہو "ٹھیک ہے"۔ عمرو اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے دیکھتے ہی ٹانگو گھوڑا بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ عمرو عیار زنبیل سنبھالے ٹانگو کی طرف گیا۔ ایک دم وہ رک گیا۔ اسے درخت کے پیچھے خشک پتوں پر کسی چیز کی سرسراہٹ کی آوازیں سنائی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

دے رہی تھیں۔ عمرو کے اندر تجسس پیدا ہوا اور وہ دبے پاؤں چلتا ہوا درخت کے قریب پہنچ کر ایک لمحے کے لئے رکا پھر تھوڑا سا سر نکال کر دوسرے جانب دیکھنے لگا۔ اگلے ہی لمحے وہ حیران ہو گیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا۔ اس درخت کے قریب ہی ایک ادھیڑ عمر آدمی اور ایک نوجوان لڑکی کھڑی تھی جنہوں نے سروں پر تاج پہنے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے انسانوں جیسے تھے اور اوپر والے آدھے جسم گوریلوں جیسے دکھائی دے رہے تھے اور نچلے دھڑ اژدھوں کی طرح تھے۔ مردنما چھلاوے اژدھے نے ایک ہاتھ میں ایک لمبی سی ہڈی اور دوسرے ہاتھ میں ایک کھوپڑی پکڑی ہوئی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ رینگتے ہوئے درخت کے قریب بیٹھ گئے تھے۔

"بابا جان۔ کیا اب ہم ساری عمر اسی حالت میں گزاریں گے"۔ لڑکی نے آدمی سے پوچھا جو اس کا باپ تھا۔

"ہیں شہزادی ثمینہ۔ اللہ نے چاہا تو کوئی ہماری مدد کرنے کے لئے ضرور آئے گا اور ہمیں اس مصیبت سے نجات دلائے گا اور اس کے علاوہ اژدھے دیوتا کو بھی بھیانک سزا دے گا"۔ آدمی نے جو بادشاہ تھا یقین سے کہا۔ "اے خدا۔ ہماری مدد فرما اور ہمیں اس مصیبت سے نکال"۔ شہزادی ثمینہ نے دکھی ہوتے ہوئے کہا۔

عمرو خاموشی اور دھیان سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔ کچھ کچھ بات اس کی سمجھ میں آ رہی تھی کہ یہ ماجرا کیا ہے۔ عمرو نے سوچا کہ ان مظلوموں کی مدد کرنی چاہیے اور اژدھے دیوتا کے بارے میں پتا کرنا چاہیے کہ وہ کون ہے، کہاں رہتا ہے اور اس نے ان دونوں باپ بیٹی کے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے۔ یہ سوچ کر عمرو درخت کے پیچھے سے نکل کر ان کی طرف آیا کہ اچانک وہ ٹھٹک کر رک گیا۔ فضا میں عجیب عجیب سی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔عمرو نے ان باپ بیٹی کی طرف دیکھا۔ان دونوں کے چہروں پر ڈر اور پریشانی چھائی ہوئی تھی۔

''اوہ۔اوہ۔ازدھے دیوتا ہمیں تلاش کرتا ہوا آ گیا ہے''۔بادشاہ نے گھبراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔باباجان۔اب کیا ہوگا''۔شہزادی ثمینہ نے گھبراتے ہوئے کہا۔

''اللہ بہتر ہی کرے گا''۔بادشاہ نے شہزادی ثمینہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

اسی وقت ان کے سامنے بجلی کا کوندا سا آیا اور اس نے ایک جادوگر کی شکل اختیار کر لی۔عمرو نے درخت کے پیچھے چھپ کر دیکھا کہ اس کا سر تو کسی ازدھے کا تھا اور باقی دھڑ انسان جیسا تھا۔اسے دیکھ کر عمرو بھی تھوڑی دیر کے لئے ڈر گیا تھا۔ایسا خوفناک انسان نما ازدھے دیوتا اس نے ایسا انسان زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے۔دونوں باپ بیٹی کے چہرے ازدھے دیوتا کو دیکھ کر حیران ہو گئے تھے۔

''تم دونوں باپ بیٹی اگر زمین میں گھس جاتے تو میں وہاں بھی تمہیں تلاش کر لیتا''۔ازدھے دیوتا نے انسانی آواز میں پھنکارتے ہوئے کہا۔وہ آہستہ آہستہ ان کی طرف جا رہا تھا اور وہ دونوں باپ بیٹی پیچھے کی طرف جا رہے تھے۔

''خدا کے لئے ہمیں چھوڑ دو۔ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے''۔چھلاوے نما بادشاہ نے کہا۔

''تم نے میرے ازدھوں کو ہلاک کیا ہے۔میں جب تک تم دونوں باپ بیٹی کو ماروں گا نہیں مجھے چین نہیں آئے گا''۔ازدھے دیوتا پھنکارتے ہوئے کہا۔پھر یکدم وہ چھلاوے ازدھے کی شکل کے بادشاہ کے ہاتھ میں ہڈی اور کھوپڑی دیکھ کر حیران ہو گیا۔

''یہ ہڈی اور کھوپڑی مجھے دے دو''۔ازدھے دیوتا نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"نہیں۔ یہ ہڈی اور کھوپڑی ہم تمہیں نہیں دیں گے۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ ہڈی اور کھوپڑی تمہارے لئے کتنی ضروری ہے"۔ ازدھے نما چھلاوے بادشاہ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر مجھے یہ چیزیں نہیں دو گے تو میں تمہیں موت کے گھاٹ اتار دوں گا"۔ ازدھے دیوتا نے کہا۔ پھر ازدھے دیوتا نے اپنا ہاتھ ان دونوں کی طرف کیا اور آنکھیں بند کر کے پھنکارنے لگا۔ عمرو جو حیرانی اور پریشانی سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اگلے ہی لمحے اس نے زنبیل سے خنجر داؤدی نکالا اور درخت کی اوٹ سے نکل کر ازدھے دیوتا کی طرف گیا۔ اس سے پہلے کہ ازدھے دیوتا چھلاوے نما بادشاہ اور شہزادی پر جادو شروع کرتا عمرو بجلی کی سی تیزی سے ازدھے دیوتا پر کود پڑا۔

اس نے خنجر داؤدی ازدھے دیوتا کو مارنے کی کوشش کی لیکن ازدھے دیوتا نے اچانک آنکھیں کھول کر عمرو کا بازو پکڑ لیا اور منہ سے زبان نکال کر پھنکارنے لگا۔ عمرو گھبرا گیا۔ اس نے ازدھے دیوتا کی پکڑ سے اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کی لیکن ازدھے دیوتا نے اس کا بازو نہ چھوڑا۔ دوسرے ہی لمحے ازدھے دیوتا نے عمرو کو زور سے دھکا دیا کہ عمرو تین چار قلابازیاں کھاتا ہوا دور جا گرا۔ چھلاوے نما بادشاہ اور شہزادی حیرانی سے عمرو کی طرف دیکھ رہے تھے۔ عمرو گرتے ہی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ازدھے دیوتا اب عمرو کی طرف جا رہا تھا۔

عمرو نے پھرتی سے زنبیل میں ہاتھ ڈال کر کچھ چیزیں نکالنے کی کوشش کی لیکن ازدھے دیوتا نے اپنا ہاتھ عمرو کی طرف کیا تو اس کے ہاتھ کی انگلیوں سے شعاعیں نکل کر عمرو پر پڑیں اور عمرو ایک بار پھر اچھل کر پشت کے بل پیچھے جا گرا۔ عمرو کے منہ بے ساختہ چیخ نکل گئی۔ خنجر داؤدی بھی اس کے ہاتھ سے نکل کر جھاڑیوں میں گرا تھا۔ ازدھے دیوتا نے عمرو کے نزدیک جا کر اس کو گردن سے پکڑ اٹھایا اور اپنے پھن کے قریب کرنے لگا۔ عمرو نے یکدم

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

زنبیل میں ہاتھ ڈال کر طلسمی ڈنڈا نکال کر اژدھے دیوتا کے پھن پر مارا تو اژدھے دیوتا تڑپ اٹھا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے اٹھتے ہوئے زنبیل سے سرخ مرچوں کی پڑیا نکالی اور اسے کھول کر سرخ مرچیں اژدھے دیوتا کی آنکھوں میں اُڑا دیں۔ اب تو اژدھے دیوتا درد کی تکلیف سے چلانے اور ہاتھ ہوا میں مارنے لگا۔ عمرو کے پاس اژدھے دیوتا کو مارنے کا بہت اچھا موقع تھا۔ اس لئے اس نے تیزی سے تلوار حیدری نکالی اور اژدھے دیوتا پر حملہ کرنا ہی چاہا تھا کہ اسی وقت اژدھے دیوتا نے ایک خوفناک چیخ ماری اور آسمان کی طرف اُڑتا چلا گیا۔ عمرو کا وار خالی رہ گیا تھا۔ وہ رک گیا اور آسمان کی طرف حیرانی سے دیکھنے لگا۔ اژدھے دیوتا آسمان کی بلندیوں پر پہنچ کر غائب ہوگیا۔ عمرو نے تلوار حیدری زنبیل میں رکھی اور چھلاوے نما بادشاہ اور شہزادی کی طرف چلا گیا۔ اس کا خنجر داؤدی خود بخود زنبیل کے اندر پہنچ چکا تھا۔

چھلاوے کی شکل کا بادشاہ اور شہزادی حیران نظروں سے عمرو کو دیکھ رہے تھے۔ عمرو ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔

"بہادر آدمی۔ میں تمہاری اس بہادری سے بہت خوش ہوا ہوں۔ تمہارا کیا نام ہے"۔ چھلاوے نما بادشاہ نے کہا۔

"میرا نام عمرو ہے اور میں مصر کا رہنے والا ہوں۔ آپ کون ہیں اور یہ اژدھے دیوتا کون تھا جو آپ دونوں کا دشمن بنا ہوا ہے"۔ عمرو نے پوچھا۔

"عمرو۔ کیا تم وہی عمرو عیار ہو جس سے جادوگر ڈرتے ہیں"۔ چھلاوے نما بادشاہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میں وہی عمرو ہوں"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر تم وہی عمرو ہو تو تم ہمیں اس مصیبت سے نکال سکتے ہو۔ خدا کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

شکر ہے کہ تم ہمیں مل گئے ہو۔ میرا نام عبدالغفور ہے اور میں ایران کا بادشاہ ہوں۔ یہ میری بیٹی شہزادی ثمینہ ہے۔ ہم کچھ دن پہلے ملک یمن کے بادشاہ کے بیٹے کی شادی میں شمولیت کے بعد اپنے قافلے کے ساتھ واپس اپنے ملک لوٹ رہے تھے۔ سفر کرتے ہوئے ہمیں جنگل میں رات ہوگئی تو ہم نے جنگل میں ہی ڈیرہ ڈال لیا۔ رات کو بہت سارے خطرناک اژدھوں نے ہم پر وار کر دیا اور میرے قافلے کے کئی سپاہیوں کو ڈس لیا۔ میں نے چند سپاہیوں کے ساتھ مل کر ان سپاہیوں کو مار دیا۔ ان نے اژدھوں میں اژدھے دیوتا کا پالتو اژدھے بھی موجود تھا جسے اژدھے دیوتا بہت عزیز رکھتا تھا۔ اژدھے دیوتا کو جب یہ پتا چلا کہ اس نے میرے تمام سپاہیوں کو مار دیا ہے تو اس نے مجھے اور میری بیٹی کو اغوا کر کے قید خانے میں ڈال دیا جہاں اس نے جادو کر کے ہمیں چھلاوے نما اژدھے بنا دیا تھا۔ ایک نیک دل بزرگ آدمی نے ہمیں اژدھے دیوتا کی قید سے چھڑایا اور ہم یہاں آگئے۔ نیک دل بزرگ نے یہ بھی بتایا تھا کہ ہمیں اس اژدھے دیوتا کے جادو سے صرف عمرو ہی نجات دلا سکتا ہے اور اللہ نے تمہیں ہماری مدد کرنے کے لئے یہاں بھیج دیا ہے"۔ چھلاوے نما بادشاہ عبدالغفور نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"بادشاہ محترم۔ اس ہڈی اور کھوپڑی کا کیا ماجرا ہے جو اژدھے دیوتا آپ سے حاصل کرنا چاہتا تھا"۔ عمرو نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں۔ یہ کھوپڑی اور ہڈی مجھے اژدھے دیوتا کے غار سے ملی تھی اور میں انہیں اپنے ساتھ لے آیا تھا"۔ بادشاہ عبدالغفور نے بتایا۔

"ٹھیک ہے۔ کیا آپ اژدھے دیوتا کے غار کے بارے میں جانتے ہیں"۔ عمرو نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"ہاں۔ یہاں سے چار میل کی دوری پر جنگل میں ایک غار ہے جس میں اژدھے دیوتا اپنے بہت زیادہ اژدھوں کے ساتھ رہتا ہے"۔ بادشاہ عبدالغفور نے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ یہ کھوپڑی اور ہڈی مجھے دے دیں۔ میں اژدھے دیوتا کے غار میں جاتا ہوں۔ آپ دونوں میرا اسی جگہ پر انتظار کرنا"۔ عمرو نے کہا۔

"عمرو۔ تم اس کھوپڑی اور ہڈی کا کیا کرو گے"۔ بادشاہ عبدالغفور نے پوچھا۔

"ہوسکتا ہے اس کی مجھے کہیں ضرورت پڑ جائے"۔ عمرو نے کہا تو بادشاہ عبدالغفور نے ہاں میں سر ہلا دیا اور پھر دونوں چیزیں عمرو کو دے دیں۔

"عمرو۔ اگر تم اژدھے دیوتا کو ہلاک کرنے اور ہمیں ہماری اصلی شکل میں لانے میں کامیاب ہو گئے تو ہم تمہیں اتنی دولت دیں گے کہ تم نے زندگی میں کبھی اتنی دولت نہیں دیکھی ہوگی"۔

"خدا نے چاہا تو میں اژدھے دیوتا کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ آپ میرے لئے دعا کرنا اور اب مجھے اجازت دیں"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ دولت کا سن کر اس کی رال ٹپکنے لگی۔

"اللہ تمہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے"۔ بادشاہ عبدالغفور نے عمرو کو دعا دیتے ہوئے کہا۔ عمرو نے انہیں سلام کیا اور اژدھے دیوتا کے غار کی طرف چل پڑا۔

عمرو نے تھوڑی دور آنے کے بعد زنبیل سے اڑنے والے جوتے نکال کر پہنے اور جوتوں کو حکم دیا کہ وہ اسے اژدھے دیوتا کے ٹھکانے تک پہنچا دیں۔ اگلے ہی لمحے عمرو کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور وہ ہوا میں اڑنے لگا۔ عمرو نے آدھا جنگل ہی پار کیا تھا کہ یکدم اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جسم کو ایک بار پھر جھٹکا لگا اور وہ نیچے زمین کی طرف گرتا چلا گیا۔ عمرو نے نیچے گرتے ہوئے اژدھے دیوتا کو دیکھا جو چند قدم کے فاصلے پر تھا۔ عمرو نیچے گرتے ہی بے ہوش ہو گیا۔

عمرو کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک پتھر کے ساتھ بندھے ہوئے پایا۔ اس کے سامنے اژدھے دیوتا اپنا پھن پھیلائے کھڑا تھا۔ اس اژدھے کے ارد گرد کئی اژدھے تھے۔ عمرو کے دائیں طرف چھلاوے اژدھے نما بادشاہ عبدالغفور اور اس کی بیٹی شہزادی ثمینہ بھی پتھروں کے بندھے ہوئے بے ہوش پڑے تھے۔ بادشاہ عبدالغفور کے پاس جو کھوپڑی اور ہڈی تھی وہ اب دائیں طرف ایک پتھر پر پڑی ہوئی تھی۔ عمرو کے جسم میں ان اژدھوں کو دیکھ کر ڈر گیا۔ عمرو نے اژدھے دیوتا کی آنکھوں میں دیکھا تو وہ اسے ہی خوفناک نظروں سے گھور رہا تھا۔ اس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں۔ عمرو کو اژدھے دیوتا کے ارادے خطرناک لگ رہے تھے۔ عمرو کی سمجھ میں یہ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان رسیوں سے اپنی جان کیسے چھڑائے۔ اگر وہ خود کو نہ چھڑا سکا تو اژدھے دیوتا اسے ڈس لے گا۔ عمرو خود کو رسیوں سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔

"اب تم ان رسیوں سے مرنے کے بعد ہی آزاد ہو سکو گے۔ تم نے میری آنکھوں میں مرچیں ڈال کر اپنی موت کو بلایا ہے"۔ اژدھے دیوتا نے کہا۔

"اژدھے دیوتا۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی تھی۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اژدھوں کے بادشاہ اژدھے دیوتا ہو۔ مجھے معاف کر دو"۔ عمرو نے ڈرتے ہوئے کہا۔

"بالکل نہیں۔ تم جھوٹ بول کر خود کو میرے عذاب سے بچانا چاہتے ہو۔ سنو آدم زاد۔ یہ اژدھے دیکھ رہے ہو۔ یہ تمہیں اتنی بار ڈسیں گے کہ تم موت مانگو گے بھی لیکن تمہیں موت نہیں ملے گی"۔ اژدھے دیوتا نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"بس۔ بس۔ اژدھے۔ بج۔ جادوگر۔ ایسا مت کرو۔ تم مجھے کوئی اور سزا دے دو لیکن یہ سزا مت مجھے دینا"۔ عمرو نے گھبراتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر اژدھے دیوتا ہنس پڑا اور پھر اس نے اپنے اژدھوں کو اشارہ کیا تو وہ سارے اژدھے عمرو کی طرف رینگنے لگے۔ عمرو پھٹی آنکھوں سے ان اژدھوں کو دیکھنے لگا۔ وہ اپنا سانس رکتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ عمرو اور اژدھوں کے درمیان صرف تھوڑا ہی فاصلہ تھا۔ اژدھے دیوتا کے حلق سے قہقہے نکل رہے تھے۔

"اژدھے دیوتا۔ اپنے اژدھوں کو روک لو۔ میرے پاس سیاہ موزتی ہے"۔ عمرو نے چلاتے ہوئے کہا۔ سیاہ موزتی کا نام سن کر اژدھے دیوتا ایک دم حیران ہو گیا۔ اگلے ہی لمحے اس نے اپنے اژدھوں کو رکنے کا اشارہ کیا تو وہ اژدھے رک گئے۔ اژدھے دیوتا عمرو کے قریب آیا۔

"تمہارے پاس سیاہ موزتی کہاں سے آئی"۔ اژدھے دیوتا نے پوچھا۔

"مجھے سیاہ موزتی ناگ دیوتا نے دی تھی"۔ عمرو نے بتایا۔

"کہاں ہے وہ سیاہ موزتی۔ وہ مجھے دے دو"۔ اژدھے دیوتا نے تیزی سے کہا۔

"کیسے دوں۔ میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں"۔ عمرو نے کہا۔

"میں تمہارے ہاتھ کھول دیتا ہوں"۔ اژدھے دیوتا نے کہا۔ پھر اس نے اپنا ایک ہاتھ عمرو کی طرف کیا اور کڑکتی بجلیاں نکل کر رسیوں پڑیں اور عمرو آزاد ہو گیا۔

"سیاہ موزتی مجھے دے دو"۔ اژدھے دیوتا نے کہا۔

"دیتا ہوں۔ دیتا ہوں۔ تھوڑا صبر تو کرو"۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمرو کے دماغ میں اچانک ہی سیاہ موزتی کا خیال آیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ سیاہ موزتی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس اژدھے دیوتا کے پاس ہو وہ اژدھے دیوتا اژدھوں کا بادشاہ مانا جاتا ہے۔ عمرو نے زنبیل میں ہاتھ ڈال لیا۔ اژدھے دیوتا بڑی بے چینی سے عمرو کی زنبیل دیکھ رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے عمرو نے بجلی کی سی تیزی سے زنبیل سے تلوار حیدری نکالی اور اژدھے دیوتا پر وار کر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ اژدھے دیوتا پر حملہ کرتا، پتھر پڑی کھوپڑی کی بے جان آنکھوں میں سے سرخ رنگ کی روشنی نکل کر عمرو پر پڑی اور عمرو اچھلتا ہوا ایک پتھر کے پیچھے جا گرا۔ اس کے گلے سے چیخ نکل گئی تھی۔ اژدھے دیوتا پھنکار کر عمرو کی طرف لپکا۔ عمرو تیزی سے کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ اژدھے دیوتا کے ساتھی اژدھے بھی عمرو کی طرف آرہے ہیں۔ عمرو کے گرد گھیرا تنگ ہوتا جا رہا تھا۔ عمرو ایک پتھر کے پیچھے کھڑا تھا جہاں سے اسے کھوپڑی نظر نہیں آرہی تھی۔ عمرو کو فرار ہونے کے لئے کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔ اچانک ایک اژدھے نے فضا میں اچھلتے ہوئے عمرو پر وار کر دیا۔ وہ اژدھے سیدھا عمرو پر آگرا۔ عمرو نے تلوار حیدری کا وار کیا تو اس اژدھے کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر عمرو تیزی سے ایک پتھر پر چڑھتا گیا۔ اس نے دیکھا کہ اژدھے بھی پتھر پر چڑھ رہے تھے۔ عمرو پتھر پر چڑھتے ہوئے دوسرے طرف کودا اور اس نے دوسرے پتھر پر پڑی کھوپڑی کی طرف ہاتھ کیا ہی تھا کہ کھوپڑی ہوا میں اچھلی اور عمرو کے قد سے اوپر ہوا میں بلند ہو کر اس نے عمرو پر وار کر دیا۔ عمرو نے تلوار حیدری گھمائی۔ تلوار لگتے ہی کھوپڑی کے ٹکڑے فضا میں بکھر گئے جن سے آگ نکلنے لگی۔ اژدھے دیوتا حیرانی سے عمرو کو دیکھ رہا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک آدم زاد اس کے اژدھے اور طلسمی کھوپڑی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ غصے کے مارے اس کے منہ سے پھنکار نکلی اور اس نے عمرو کی طرف ہی کیا تھا کہ عمرو نے تلوار حیدری سے اس پر حملہ کر دیا تھا جس سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ازدھے دیوتا کا ہاتھ کٹا اور دور جا گرا تھا اور ازدھے دیوتا کے گلے سے چیخ نکل گئی۔ لیکن اگلے ہی لمحے عمرو حیران ہو گیا۔ ازدھے دیوتا کا کٹا ہوا ہاتھ اچھل کر دوبارہ اس کے بازو کے ساتھ جڑ گیا تھا۔

''میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ تم نے مجھے دھوکا دیا ہے''۔ ازدھے دیوتا نے خطرناک آواز میں کہا۔ عمرو نے پھر اس پر حملہ کیا۔ اس بار بھی وہی کچھ ہوا۔ اب تو عمرو پریشان ہو چکا تھا۔ اس دوران ازدھے پتھر پر چڑھ آئے تھے اور تیزی سے عمرو کی طرف آ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر ازدھے دیوتا کے منہ سے قہقہے نکلنے لگے۔ عمرو کو ازدھے دیوتا کے یوں ہنسنے پر بہت غصہ آ رہا تھا۔ لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ ازدھے دیوتا کے ازدھوں نے عمرو کو گھیرا ڈال رکھا تھا۔

''عمرو نے زنبیل میں سے ایک گولہ نکالا اور اپنے آگے پھینک دیا۔ گولہ ایک دھماکے سے پھٹا اور اس میں سے دھواں نکلنے کے بعد پھیل گیا۔ دھواں پھیلتے ہی عمرو نے ایک طرف چھلانگ لگا دی اور بادشاہ عبدالغفور اور شہزادی ثمینہ کے پاس آیا۔ وہ دونوں باپ بیٹی ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمرو تیزی سے انہیں رسیوں سے چھڑانے لگا۔ دھواں اتنا پھیل چکا تھا کہ عمرو کو ازدھے دیوتا اور اس کے ازدھے دکھائی نہیں دے رہے تھے صرف ازدھے دیوتا کے چیخنے کی آوازیں آ رہی تھی۔ بادشاہ عبدالغفور اور شہزادی ثمینہ کو چھڑاتے ہی عمرو نے انہیں زنبیل میں ڈال لیا اور بھاگتا ہوا غار سے باہر نکل آیا۔

غار سے نکلتے ہی عمرو ایک طرف چلا گیا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ ازدھے دیوتا کو مارنا بڑا مشکل کام ہے۔ اسے مارنے کے لئے عمرو نے سلیمانی تختی سے پتا کرنے کا سوچا تھا۔ ایک درخت کے پیچھے آتے ہی عمرو نے سلیمانی تختی نکالی اور ازدھے دیوتا کو مارنے کا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

طریقہ پوچھنے لگا۔

"اژدھے دیوتا کو مارنے کے لئے اس کی دائیں آنکھ میں کوئی نوکیلی چیز ماری جائے۔ اس طرح وہ ہلاک ہو جائے گا"۔ فوراً ہی سلیمانی تختی پر الفاظ ابھر آئے۔ عمرو نے سلیمانی تختی واپس زنبیل میں رکھی اور اژدھے دیوتا کے غار کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے دیکھا کہ اژدھے دیوتا اپنے غار سے نکل کر اسی طرف آ رہا تھا جہاں عمرو موجود تھا۔ عمرو نے سلیمانی چادر نکالی اور اپنے اوپر اوڑھ لی۔ درخت کے قریب جا کر اژدھے دیوتا اِدھر اُدھر جائزہ لینے لگا۔

"اوہ۔ آدم زاد کہاں جا سکتا ہے"۔ اژدھے دیوتا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ عمرو خنجر داؤدی ہاتھ میں لئے دبے پاؤں اژدھے دیوتا کی طرف آ رہا تھا۔ یکدم اژدھے دیوتا نے اپنا منہ زمین کی طرف کر کے پھنکار ماری تو اسی وقت زمین پھٹی اور چار چھلاوے نما اژدھے زمین میں سے باہر نکل آئے۔ یہ بالکل اسی طرح کے چھلاوے کی شکل والے اژدھے تھے جس طرح اژدھے دیوتا نے بادشاہ عبدالغفور اور شہزادی ثمینہ کو اپنے جادو کے زور سے بنایا ہوا تھا۔

"چھلاوے سانپو۔ وہ آدم زاد مجھے لگتا ہے یہیں کہیں موجود ہے۔ اژدھوں سے کہا اور وہ چاروں چھلاوے اژدھے اچھل اچھل کر عمرو کی طرف جانے گے۔ عمرو حیران ہو گیا۔ ان کو اپنی طرف آنے کا اندازہ دیکھ کر عمرو سمجھ گیا تھا کہ سلیمانی چادر پہنے ہونے کے باوجود وہ انہیں نظر آ رہا ہے۔ عمرو ایک طرف جانے لگا۔ وہ جس طرف جا رہا تھا چھلاوے اژدھے بھی اسی طرف آ رہے تھے۔ اچانک وہ چاروں چھلاوے اژدھے عمرو پر کود پڑے۔ چھلاوے اژدھوں کے ڈر سے عمرو نے ایک طرف دوڑ لگا دی۔ ابھی اس نے چند قدم ہی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اٹھائے تھے کہ اسے ایک زوردار ٹھوکر لگی اور وہ منہ کے بل گرتے گرتے بچا۔ اس کے جسم پر سے سلیمانی چادر اتر چکی تھی اور عمرو نظر آنے لگا تھا۔ عمر بجلی کی سی تیزی سے کھڑا ہو گیا اور زنبیل میں سے پھر کوئی چیز نکالنے لگا۔ اس نے ایک مقدس موتی نکالا اور اسے اپنے منہ میں رکھ لیا۔ اس کی سلیمانی چادر خود ہی اس کی زنبیل میں واپس چلی گئی تھی۔ وہ چاروں چھلاوے اژدھے عمرو کے قریب آ چکے تھے۔ چاروں نے ایک دم عمرو کو ڈس لیا لیکن عمرو کو مقدس موتی کی وجہ سے کچھ بھی نہ ہوا تھا۔ دوسرے طرف اژدھے دیوتا کا یہ حالت دیکھنے والی تھی۔ عمرو نے تلوار حیدری ایک چھلاوے اژدھے کی گردن پر ماری تو اس کی گردن دھڑ سے کٹ کر دور جا گری اور وہ گوریلا اژدھے ایک دم غائب ہو گیا تھا۔ باقی تینوں چھلاوے اژدھے خوفزدہ ہو گئے تھے کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ بار بار ڈسنے پر بھی عمرو کو کچھ نہیں ہو رہا ہے۔

''ڈس لو اس آدم زاد کو''۔ اسی وقت انہیں اژدھے دیوتا کی چیختی ہوئی آواز آئی۔

''اژدھے دیوتا۔ یہ مجھے نہیں مار سکتے بلکہ میں انہیں ہلاک کر سکتا ہوں۔ یہ دیکھو''۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے تلوار کا وار ایک وار چھلاوے اژدھے پر کیا تو اس کی گردن بھی کٹ کر زمین پر گر گئی اور اس چھلاوے اژدھے کا جسم بھی غائب ہو گیا۔ باقی دو چھلاوے اژدھے ڈر کر پیچھے ہٹ گئے تھے۔

''میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا''۔ اژدھے دیوتا نے کہا اور پھر وہ فضا میں اچھلا اور عمرو کی طرف لپکا۔ عمرو کے قریب پہنچ کر اس نے عمرو کو ڈس لیا لیکن عمرو مسلسل مسکرا رہا تھا۔ اژدھے دیوتا کے چہرے پر پریشانی چھائی ہوئی تھی۔

''یہ دیکھو''۔ عمرو نے کہا اور پھر اس نے منہ کھول کر اژدھے دیوتا کو مقدس موتی دکھایا تو اژدھے دیوتا گھبرا گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مقدس موتی ہے۔ اوہ"۔ اژدھے دیوتا نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اژدھے دیوتا۔ تم نے مجھے ہلاک کرنے کے لئے بہت طریقے استعمال کئے ہیں لیکن دیکھ لو تمہارا کوئی بھی طریقہ کامیاب نہیں ہو سکا"۔ عمرو نے غصے میں کہا۔ پھر اس نے تلوار فضا میں بلند کی ہی تھی کہ اژدھے دیوتا نے عمرو کو دھکا دے دیا۔ عمرو اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور پشت کے بل جا گرا۔ اژدھے دیوتا بجلی کی سی تیزی سے اپنے غار میں چلا گیا۔ عمرو بھی تیزی کے ساتھ اٹھ کر غار کی طرف دوڑا مگر جب تک وہ غار کے قریب گیا، غار کا دروازہ گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ بند ہو گیا تھا۔ عمرو رک گیا اور غار کی طرف دیکھنے لگا۔ اسے افسوس تھا کہ اژدھے دیوتا اس سے بچ کر غار میں جا چھپا ہے۔ عمرو سوچ رہا تھا کہ مقدس موتی کا خیال اسے پہلے کیوں نہیں آیا تھا ورنہ اب تک وہ اژدھے دیوتا کو مار چکا ہوتا۔ عمرو غار کو دیکھنے لگا۔ غار کے اندر جانے کا اور کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ عمرو پریشانی میں مبتلا تھا۔ مقدس موتی ابھی تک اس کے منہ میں ہی تھا۔ غصے سے عمرو نے تلوار حیدری غار کی دیوار پر دے ماری۔ دوسرے ہی لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ غار میں ایک دہانہ ظاہر ہوا۔ عمرو حیرانی اور خوشی سے غار کو دیکھنے لگا۔ اس نے تو بس غصے سے تلوار حیدری غار کی پتھریلی دیوار پر ماری تھی۔ اسے کیا پتا تھا کہ اس طرح غار کی پتھریلی دیوار پر تلوار حیدری لگنے سے غار کا دہانہ ظاہر ہو جائے گا۔ عمرو کو اگر پہلے معلوم ہوتا تو اب تک وہ غار میں جا کر اژدھے دیوتا کو مار چکا ہوتا۔

عمرو اچھل کر غار کے اندر چلا گیا اور اژدھے دیوتا کو ڈھونڈنے لگا۔ یکدم اژدھے دیوتا ایک پتھر کی اوٹ سے باہر نکلا اور اس نے عمرو کو گردن سے پکڑا اور فضا میں بلند کر دیا۔ وہ عمرو کو پتھر پر گرانا ہی چاہتا تھا کہ عمرو نے تلوار حیدری اس کی دائیں آنکھ میں دے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماری۔ تلوار اژدھے دیوتا کی دائیں آنکھ میں جا لگی۔ اژدھے دیوتا نے عمرو کو چھوڑ کر اپنی دائیں آنکھ پر ہاتھ رکھ لیا پھر وہ پشت کے بل زمین پر گرا اور تڑپنے لگا۔ تھوڑی دیر تڑپنے کے بعد اژدھے دیوتا ساکت پڑ گیا۔ ساکت پڑتے ہی اژدھے دیوتا کا جسم ایک اژدھے میں بدل گیا۔ عمرو غار سے باہر نکل آیا۔ وہ خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ وہ اژدھے دیوتا کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اگر وہ اژدھے دیوتا کو نہ مار سکتا تو بادشاہ عبدالغفور اور شہزادی ثمینہ کا اصل شکل میں آنا بہت مشکل تھا۔

”بادشاہ سلامت اور شہزادی ثمینہ زنبیل سے باہر آ جائیں“۔ عمرو نے زنبیل کا منہ کھول کر کہا۔ اس کا اتنا کہنا تھا کہ زنبیل میں سے بادشاہ عبدالغفور اور شہزادی ثمینہ باہر نکل آئے۔ عمرو نے دیکھا کہ اب وہ اپنی اصل شکل میں تھے۔

”اوہ۔ کیا ہم اپنی اصل حالت میں آ چکے ہیں۔ اوہ“۔ بادشاہ عبدالغفور نے شہزادی ثمینہ اور خود کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں بادشاہ سلامت۔ آپ دونوں اصل شکل میں آ چکے ہیں“۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا اژدھے دیوتا مر چکا ہے“۔ بادشاہ عبدالغفور نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ میں نے اس مار دیا ہے۔ اب آپ اپنے وعدے کے مطابق مجھے میرا انعام دے دیں“۔ عمرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے اپنا وعدہ یاد ہے عمرو۔ تمہارے بارے میں جیسا سنا تھا تم ویسے ہی ہو۔ آؤ چلیں“۔ بادشاہ عبدالغفور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر وہ تینوں محل کی طرف چلے گئے۔

☆☆☆

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

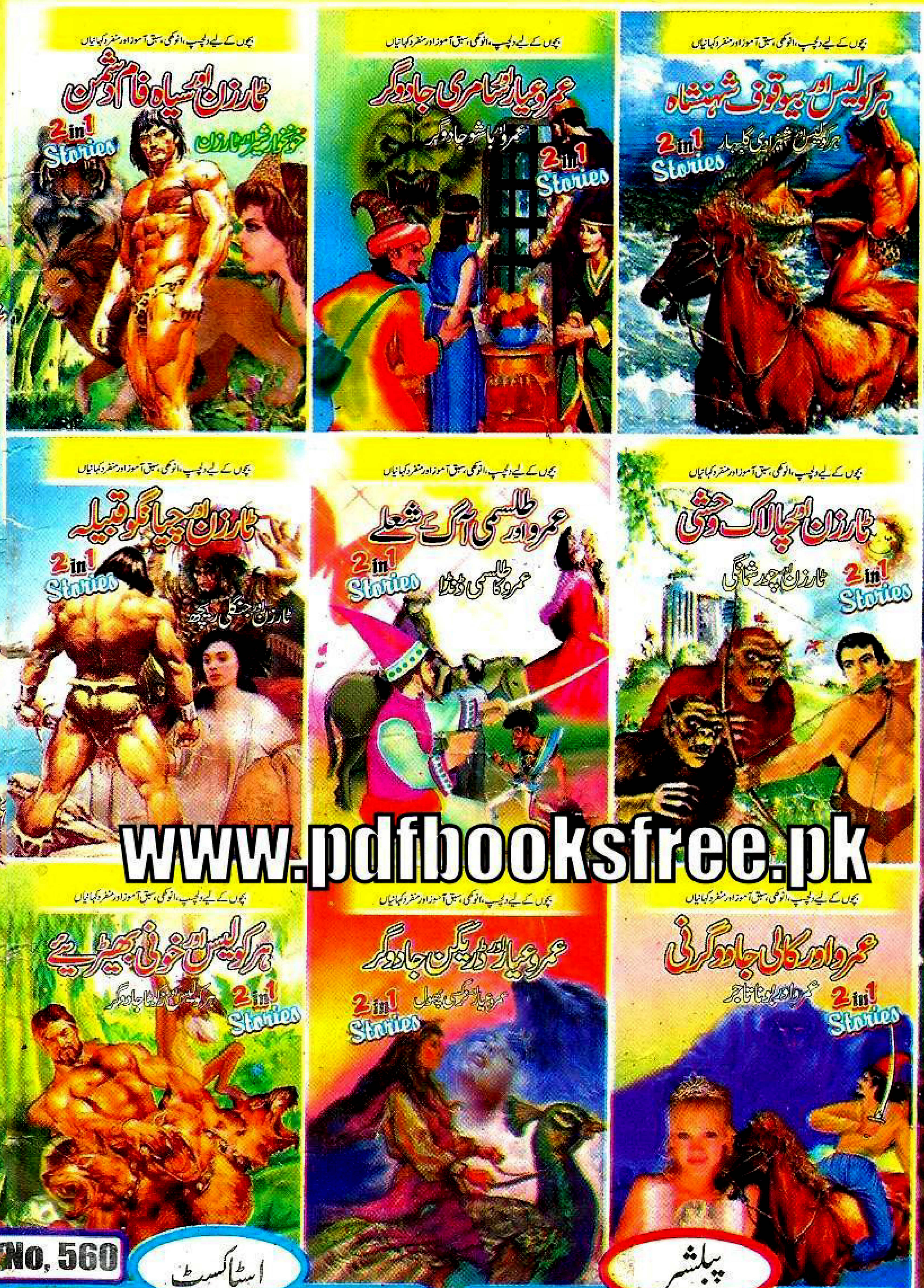

www.pdfbooksfree.pk

No, 560

اسٹاکسٹ

یونس بک ڈپو

راجپوت مارکیٹ
اردو بازار لاہور
فون: 0333-4201647

پبلشر

ماسٹر پبلشرز

المعراج سنٹر
22-اُردو بازار لاہور
0333-4224994
0331-4882727 موبائل
فون: 042-37116363